ism," *The Nation* Feb 25, 1996.
10. Ibid
11. Lee Hockstader, "Yeltisn Flirts with Soviet Past," *Dwan* Feb 25, 1996.
12. Ibid
31. Brian Killen, "Yeltsin Says Economic Failure Will Sink Govt," *Dawn*, Feb 25, 1996.
14. Lee Hockstader, op cit.
15. Ibid.
16. Brian Killen, op cit.
17. Ibid
18. Reuter report, "Russia Must Continue Reforms," *Dawn*, Jan 20, 1996.

روسی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کے آثار

روس کے صدر بورس یلسن نے ۹ جنوری کو روس کی بیرونی سراغرسانی کے ادارے کے معروف سربراہ یوجینی پریماکوف کو وزیر خارجہ مقرر کیا۔ اُنہیں سابق وزیر خارجہ اندرے کوزیروف کی جگہ تعینات کیا گیا ہے۔ اندرے کوزیروف نے ۵ جنوری کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

۶۶ سالہ پریماکوف کی وزیر خارجہ کی حیثیت سے تقرری نے مغرب میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کر دیے ہیں۔ کیونکہ وہ مغرب مخالف رجحانات کے لیے شہرت رکھتے ہیں۔ پریماکوف نے ۱۹۵۳ء میں oriental affairs میں graduation کی۔ وہ ۱۹۵۹ء سے سابق سوویت یونین کے زوال تک کمیونسٹ پارٹی کے ممبر رہے۔ ایک صحافی کی حیثیت سے پارٹی کے اخبار "پراودا" کے ساتھ بھی منسلک رہے۔ ۶۰ء کی دہائی میں مشرقِ وسطیٰ میں وہ اسی اخبار کے رپورٹر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۷۰ء کی دہائی میں وہ ماسکو کے انسٹی ٹیوٹ آف ورلڈ اکنامکس اینڈ انٹر نیشنل ریلیشنز کے نائب سربراہ اور سربراہ رہے۔ پریماکوف ماسکو انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز کے سربراہ بھی رہے۔ ۱۹۹۱ء سے پریماکوف روس کی بیرونی سراغ رسانی کے ادارے کے سربراہ چلے آ رہے تھے۔ وہ مشرقِ وسطیٰ کے امور کے ماہر تسلیم کیے جاتے ہیں۔

پریماکوف جنگ خلیج سے قبل کے دنوں میں سابق سوویت صدر میخائل گورباچوف کے خصوصی نمائندے کی حیثیت سے مشرقِ وسطیٰ کے حکام اور خاص کر عراقی صدر صدام حسین سے مذاکرات کرتے رہے ہیں۔ وہ انتہائی لائق اور خارجہ اُمور کے ماہر تصوّر کیے جاتے ہیں۔ اسی بنیاد پر گورباچوف دور حکومت کے بعد بھی انہیں اتنے اعلیٰ اختیاراتی عہدے پر باقی رکھا گیا۔ حالانکہ بورس یلسن نے اپنے دور میں اُن کے علاوہ گورباچوف کے تمام ساتھیوں کو برطرف کر دیا تھا۔

سابق وزیر خارجہ اندرے کوزیروف پر ان کی مغرب نواز پالیسیوں کی وجہ سے قوم پرستوں اور کمیونسٹوں نے خاصا دباؤ ڈالا تھا۔ کمیونسٹ اور قوم پرست، روسی مفادات پروان نہ چڑھانے اور مغرب نواز پالیسیوں کی وجہ سے ان کی برطرفی کا مطالبہ کرتے رہے۔ اکتوبر (۹۵ء) میں صدر یلسن نے بھی وزارت خارجہ کی کارکردگی پر کڑی تنقید کی تھی۔ اندرے کوزیروف کے استعفیٰ اور پریماکوف کی تقرری سے مغرب میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ تاہم صدر یلسن کے ترجمان سرجی مڈویڈوف نے کہا کہ مغرب کوزیروف کے استعفیٰ کو خطرے کی گھنٹی یا روسی خارجہ پالیسی میں تبدیلی سے تعبیر نہ کرے۔ دوسری طرف ایک مغربی سفارتکار نے کہا "اگرچہ صدر یلسن پریماکوف کو وزارت خارجہ کے عہدے پر فائز کر کے روسی عوام اور مغرب کو روسی خارجہ پالیسی میں تبدیلی سے متعلق ایک واضح اشارہ (strong signal) دینا چاہتے ہیں۔ تاہم پریماکوف کا تقرر بڑی حد تک علامتی ہے"۔ مذکورہ مغربی سفارت کار مزید کہتے ہیں: "گزشتہ ماہ قائم کی گئی "صدارتی کونسل برائے اُمور خارجہ" روسی خارجہ پالیسی پر پوری قوت کے ساتھ اثر انداز ہو گی۔ صدارتی کونسل برائے امور خارجہ کے چیئرمین صدر یلسن خود ہوں گے جب کہ اس کے ممبران میں دفاع، خارجہ امور، تجارت، خزانہ اور سراغرسانی کے سربراہان شامل ہوں گے"۔

امریکہ کے ایک سابق سرکاری عہدے دار پیٹر روڈمان (Peter Rodman) نے پریماکوف کی وزیر خارجہ کے عہدے پر تقرری کو روس کی خارجہ پالیسی میں مغرب مخالف رجحانات کے غلبہ کی علامت قرار دیا۔ پریماکوف روس کے بارے میں مغربی عزائم کے کھلے مخالف رہے ہیں۔ ان کی سربراہی میں روس کی بیرونی سراغ رساں ایجنسی نے سوویت یونین میں مغربی خفیہ ایجنسیوں کی سرگرمیوں کو بے نقاب کیا۔ دسمبر ۹۵ء میں اُنہوں نے روسی سراغرساں اداروں کے اہلِ کاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

> "Russia's security services should aim to prevent the creation of a unipolar world."
>
> "روس کے امن و امان سے متعلق اداروں کو "یک قطبی" دنیا کی تشکیل کو روکنا اپنا مقصد بنانا چاہیے۔"

پریماکوف کی وزیر خارجہ کی حیثیت سے تقرری نے روسی قوم پرست حلقوں میں، جو ماضی میں

روس کی مغرب نواز پالیسی کو ہدف تنقید بناتے رہے ہیں، خوشی کی لہر دوڑا دی۔ پریماکوف اعلانیہ طور پر NATO کے مشرق کی سمت پھیلاؤ پر کڑی تنقید کرتے رہے ہیں۔ وہ روس کے نیٹو کے ساتھ فوجی تعاون کے رجحان کی بھی ڈٹ کر مخالفت کرتے رہے ہیں۔

۱۰ جنوری کو صدر یلسن نے وزارتِ خارجہ کے عہدے داروں سے یوجینی پریماکوف کا تعارف کراتے ہوئے کہا:

"روس کی خارجہ پالیسی، پریماکوف کی وزیر خارجہ کی حیثیت سے تقرر پر بعض حلقوں کی ناراضگی کے باوجود، تبدیل نہیں ہوگی۔ وزیر خارجہ کی تبدیلی کا مطلب خارجہ پالیسی کے بنیادی اُصولوں میں تبدیلی ہرگز نہیں۔ یہ اُصول وزراء خارجہ کی شخصیات سے نہیں بلکہ ریاستی مفادات سے پہچانے جاتے ہیں"۔

اُنہوں نے مزید کہا:

"روس کے مستقبل اور یہاں جاری اصلاحات کی رفتار اور ان کے موثر ہونے کا دارومدار مستقبل میں روس اور بیرونی دنیا کے درمیان تعلقات کی نوعیت پر ہے"۔

امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے پریماکوف کی تقرری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"مجھے پریماکوف کے ساتھ بہتر تعلقات کی توقع ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ پریماکوف کے تقرر سے صورت حال کے بارے میں پہلے سے رائے قائم کرنے کی کوئی وجہ ہے۔ اُنہیں صدر بورس یلسن نے منتخب کیا ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ جلد از جلد اُن کے ساتھ ملاقات کروں اور اُن کے ساتھ مل کر کام کروں۔ میں پریماکوف سے دونوں ملکوں کی خارجہ پالیسی پر عمل درآمد کے کے سلسلے میں بہتر مفاہمت کی امید رکھتا ہوں"۔

بعض مبصّرین کی رائے میں پریماکوف کے وزیر خارجہ بننے سے روس میں مغرب مخالف رجحانات کو تقویت ملے گی۔ جس کے نتیجے میں مغرب اور روس کے درمیان خلیج پیدا ہو سکتی ہے۔ خصوصاً مشرقِ وسطیٰ کے مسئلے پر امریکہ اور روس کے مواقف میں تضاد کے احتمال کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ توقع ہے کہ لیبیا اور ایران کے خلاف طاقت کے استعمال کے امریکی عزائم کی روس مخالفت کرے گا۔ روس اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اپنے ویٹو کے حق کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ گذشتہ دسمبر کے پارلیمانی انتخابات میں قوم پرست اور کمیونسٹ قوتوں کی کامیابی کے تناظر میں روس کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی متوقع تھی۔ واضح رہے کہ روس کے قوم پرست اور کمیونسٹ سیاستدان ابھی تک سوویت یونین کی سابقہ ریاستوں کی علیحدگی کا سوگ منا رہے ہیں۔ وہ یوگوسلاویہ کے مسئلے پر روسی حکومت کی طرف سے مغرب کی ہاں میں ہاں ملانے پر بھی حکومت کو مسلسل تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔

صدر یلسن نے یوگوسلاویہ کے مسئلے پر پائی جانے والی تشویش کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلے پر حکومت کی پالیسی واضح نہیں تھی۔ اُنہوں نے کہا "مشرق اور مغرب دونوں کے حوالے سے روسی خارجہ پالیسی عدم توازن کا شکار تھی"۔ صدر یلسن نے یوجنی پریماکوف کی وکالت کرتے ہوئے مزید کہا:

> "He Knows international work well; diplomats think highly of him and I think he will do a lot to raise Russia's authority in the world community."
>
> "وہ [یوجنی پریماکوف] بین الاقوامی امور اچھی طرح جانتے ہیں۔ سفارت کار اُنہیں بلند مرتبہ سمجھتے ہیں۔ میرا خیال ہے وہ بین الاقوامی برادری میں روس کی ساکھ بہتر بنانے کے لیے بہت کچھ کریں گے۔"

اس بات میں بہرحال شک کی گنجائش نہیں ہے کہ یوجنی پریماکوف کی روس کے اعلیٰ ترین سفارتی عہدے پر تقرری کی بنیادی وجہ روس کی داخلی سیاسی صورتحال ہے۔ بظاہر ان کی تقرری کے ذریعے صدر یلسن مغرب نوازی کے خلاف پائے جانے والے عوامی نفرت کے جذبات کی تسکین کا سامان کرنا چاہتے ہیں۔ ویسے بھی صدارتی الیکشن میں اتنا کم وقت رہ گیا ہے کہ اس دوران میں خارجہ پالیسی میں کسی نمایاں تبدیلی کا ظہور مشکل ہے۔ صدارتی انتخابات کے نتیجے میں ہوسکتا ہے پریماکوف روسی سفارتکاری کے اس اعلیٰ ترین عہدہ پر اپنے آپ کو برقرار نہ رکھ سکیں۔ روسی خارجہ پالیسی میں کسی حقیقی تبدیلی کا دارومدار بہرحال صدارتی انتخابات کے نتائج پر موقوف ہے۔

یورپی کونسل میں روس کی شمولیت

۲۵ جنوری کو سٹراس برگ میں یورپی کونسل کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ ۳۸ ممالک پر مشتمل کونسل کے ایجنڈے پر ایک بار پھر وہی سوالات تھے۔ روس کی کونسل میں شمولیت بہتر ہے یا روس کو کونسل سے باہر رکھنا کونسل کے مفاد میں ہے؟ شکوک و شبہات کی طویل تاریخ کے حامل ملک روس کی کلائی جھٹک دی جائے یا اس کی پیٹھ تھپتھپائی جائے؟ کیا روس کو رکنیت کے لیے دستخط کی اجازت دی جائے یا پھر اُس سے اپنے رویّے میں بہتری پیدا کرنے کے لیے اصرار کیا جائے؟

کونسل کی رکنیت محض علامتی نہیں۔ کونسل کے اہم اہداف معاشرتی استحکام کا حصول اور قانون کی حکمرانی ہے۔ البتہ یورپی کونسل کے تعاون سے تشکیل پانے والا یورپی ہیومن رائٹس کنونشن خود